برطانوی عہد میں مسلمانوں کے مزاحمتی تعلیمی اداروں کے دینی اور تہذیبی کردار کا تاریخی اور تنقیدی مطالعہ

تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی ایجوکیشن

مقالہ نگار

محمد منیر

نگران

ڈاکٹر شمیم حیدر ترمذی

شعبہ ایجوکیشن

بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

رہے ہیں اور سفارش کی کہ متعدد کالج قائم کئے جائیں اور تعلیم
پر زیادہ روپیہ خرچ کیا جائے۔''

برصغیر کے مسلمانوں کی تعلیمی تاریخ میں 1838ء خاص اہمیت رکھتا ہے کہ اسی سال مشرقی ہند میں مسلمانوں کے اوقاف، کمپنی نے اپنے قبضے میں لے لئے اور ان کی آمدنیوں کے مصارف، جو دینی مدارس پر ہوتے تھے، کو اس سے کاٹ کر انہیں اپنی موت آپ مرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ انگریزوں کے ہاتھوں ہندوستان کی تعلیمی بربادی اور تعلیم کی تمام موقوفہ زمینوں کو ضبط کرنے کے متعلق مولانا سیّد حسین احمد مدنی (1998، ص162) لکھتے ہیں:

''انگریزوں کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ تعلیم یافتہ لوگوں کی کثرت
اگر ہندوستان میں رہی تو وہ ہماری حکومت کو فنا کر دیں گے
اس لئے انہوں نے تعلیم گاہوں کو ملیامیٹ اور تعلیم کو نیست
و نابود کر دیا اور تعلیم کی تمام موقوفہ زمینوں کو 1838ء میں
سرکاری قبضہ میں لے لیا۔''

مینگلس نے 1857ء کے آغاز میں ''دارالعوام'' میں جو تقریر کی، اس سے انگریزوں کی ذہنیت کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ ہندوستان میں عیسائیت کے پرچار کے بارے میں انگریزوں کی کاوشوں کے متعلق منظور احمد جاوید بحوالہ مینگلس (1979، ص64) لکھتے ہیں:

''خداوند نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ہندوستان کی سلطنت،
انگلستان کے زیرنگیں ہے تا کہ عیسیٰ مسیح کا جھنڈا، ہندوستان
کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لہرائے۔ ہر شخص کو اپنی

Butt

> تمام تر قوت سارے ہندوستان کو عیسائی بنانے کے لئے عظیم
> الشان کام کی تکمیل میں صرف کرنی چاہئے اور اس میں کسی
> طرح کا تساہل نہیں ہونا چاہئے۔''

مغربی افکار ونظریات کی یلغار کے بارے میں محمد اسحٰق بھٹی (1974،ص82) لکھتے ہیں:

> ''جب برصغیر پاک وہند پر فرنگی سامراج نے اپنے اقتدار کو
> مستحکم کرلیا، تو مغربی افکار ونظریات کی یلغار شروع ہوگئی۔ نتیجہ
> یہ کہ ہمارا رشتہ ماضی سے کٹ گیا۔ تہذیبی ، ثقافتی ، اخلاقی و
> دینی اقدار کو تباہ وبرباد کرنے میں نئے آقاؤں نے کوئی کسر
> باقی نہ چھوڑی۔''

1857ء کے بعد انگریزوں کی حکومت ہندوستان میں پشاور سے راس کماری تک اور بلوچستان سے برما تک پھیل گئی۔ اتنی وسیع سلطنت کے مالک ، برصغیر میں ایسی تعلیم چاہتے تھے جو انگریز کی ہر حال میں وفادار پیدا کرے اور ہندیوں کو مغربی تہذب کا پرستار بنادے ہندوؤں کی اکثریت کے لئے ایسی جدید تعلیم قابل قبول تھی لیکن مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ تعلیم کے لئے تعلیم کے ذریعے اسلامی تربیت کا کام انجام دینے پر مُصر تھا۔ وہ اسلامی تہذیب کی بقا کی غرض سے مدارس کا روایتی نظام برقرار رکھنا چاہتا تھا اور اپنے اسلاف کے علم کو نئی نسلوں تک بغیر آمیزش کے منتقل کرنا چاہتا تھا۔ ڈاکٹر شمیم حیدر ترمذی (1993،ص ص163۔162) لکھتے ہیں:

> ''انگریزوں کے دن بدن بڑھتے ہوئے غلبہ کے پس منظر میں
> بنگال کے مسلمان (سب سے پہلے) یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے
> کہ اُن کا دین وایمان اور اُن کی اسلامی تعلیمات وروایات